استاذالعلماء مخدوم محمد معین ٹھٹوی
مترجم : ابوسعید غلام مصطفیٰ قاسمی

جوھرۃ الثمین باثبات قدم التکوین

قیمتی موتی

صفت تکوین کے قدم کے اثبات میں

آخری قسط

نور کا روکنا اور عالم سے بند کرنا ناجائز ہے کیونکہ جود اور عطا کا تحتم ہے ساتھ اس کے سبق ارادہ کے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نفس قدسیہ سے اس کی خبر دی ہے پھر فرمایا کتب علی نفسہ الرحمۃ اس نے اپنے نفس پر رحمت لکھی ہے۔ اس فیض دائم اور سرمدی کو نفس رحمت کا نام دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ وہ اسماء جو آثار کے طالب ہیں ان کے کرب کو دور کرتا ہے جیسا کہ کسی گھٹے ہوئے نفس کی بے چینی دور کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء پر کرب تو محال ہے۔ تو پھر اس نفس کا قطع بھی محال ہے تو یہ تاثیر سرمدی ہوگا اور تاثیر کے وجود کے بغیر نہیں ہوتا لیکن تاثیر کا سرمدی ہونا ایک اثر کو دوسرے اثر کے بعد صدور کو انقطاع کے سوا واجب کرتا ہے اثر کے نفس کے سرمدی ہونے کو واجب نہیں کرتا اور یہ بھی ہے کہ خلق اور رزق پر جو مثلاً قادر ہے جب تک اس نے پیدا نہ کیا اور نہ رزق دیا تو اس کی تخلیق اور ترزیق کی صفت کا معطل ہونا ان دونوں صفتوں کے مخصوص کمال سے ہے اور

ان کے کمال کی کسی صفت کا معطل ہونا اس صفت کے لیے نقص ہے اور باری تعالیٰ کی صفات نقصان سے مبرّیٰ ہے۔

پھر اگر تو کہے کہ ایجاد پر قدرت بھی ایجاد ہے اور قدرت فی الحقیقۃ صحت فعل اور ترک سے عبارت ہے تو فاعل جب اپنے فعل پر تمکن رکھتا ہے اور کسی حکمت کی وجہ سے وہ ترک ایجاد کا تقاضا کرتا ہے تو اس کو نقص نہیں کہا جاتا۔ ہم جواب میں کہیں گے کہ ایجاد پر قدرت پہ افعال کی صفات میں سے نہیں ہے جن میں ہمارا کلام ہے اور ان صفات میں سے ایجاد اور تخلیق کا عین ہے پھر اگر تو یہ دعویٰ کرے کہ وہاں تو صرف قدرت ہے تو پہلے گزر چکا کہ شئے پر قدرت اس کا غیر ہے تو خلق ایجاد پر قدرت خلق اور ایجاد کا غیر ہے اور اگر تو قدرت کے ساتھ خلق کا تعبیر کرے تو مجاز ہے جس کا حال تو کئی وجوہ سے سُن چکا ہے تو ثابت ہوا کہ خلق مقدور اس وقت فی نفسہ اللہ تعالیٰ کے فعل کی صفت ہے جس کو اللہ تعالیٰ اپنے نفس قدسی کے لیے ثابت کیا ہے جیسا کہ اس کے لیے قدرت کو ثابت کیا ہے تو اگر یہ فعل صفت اپنے فعل کو لازم ہوگی تو ٹھیک ہے ورنہ اپنے فعل سے معطل ہوگی جو اس کا کمال ہے۔

اور یہ تعطل مستحیل نقصان ہے ذات واجب کے جملہ مستندات پر علاوہ یہ کہ قدرت علی الحق جب تک اس کا اپنے مقدورات میں سے کسی مقدور سے تعلق نہ ہوگا تو اس کا تاثیر معطل ہوگا جیسا کہ اس کا تعلق شیخ اکبر کے کلام سے گزرا اور مقدور کے چھوڑنے کی صحت کا اس کے حقیقت میں اندر داخل وہ اس کو لازم نہیں کرتا کہ اس کے تاثیر کا ترک اس کے مقدورات میں تعطل ہوگا اس کے کمال سے، ہاں یہ اس کی حقیقت سے اس کے نکلنے کو لازم نہیں کرتا کیونکہ کسی شئے کا تعطل اس کے مخصوص کمال سے اس کے حقیقت سے نکلنے کو واجب نہیں کرتا تو جو شخص کتابت پر قادر ہے یہ وہ ہے کہ اس سے اس کا کرنا صحیح ہو اور اس کو چھوڑنا اس پر قدرت کی حقیقت سے اس کو نہیں نکالتا لیکن اس کی قدرت معطل ہوگی اور اس کا تاثیر خاص بھی جو اس کا کمال ہے اور اس جیسے تعطلات جو نقص کے لیے مستلزم ہیں واجب کی صفات پر جو کہ کمال محض ہیں جائز نہیں ہے تعالیٰ شانہ (اس کی شان بلند ہے) اور تو نے جو ذکر کیا ترک کو حکمت کے لیے جو اس کے لیے مقتضی ہے تو حکمت خواہش ہی رکھتی ہے کسی مقدور

الولی حیدر آباد

کے ترک کو ایک شر غریب کی وجہ سے جو اسکو لازم ہوتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قدرت
کسی بھی مقدور سے اصلاً تعلق نہیں رکھتی اس کی بنا اس پر ہے جو اس شخص کا مقصد
ہے جو اپنے موہوم کو دین جانتا ہے موطن کی خلق سے جس کا نام ہے موجودات کے علم سے
خارج ایک طویل زمانہ جس کے لیے کوئی اول نہیں ہے اور اس کے آخر کی انتہا ہوئی ہے۔
موجودات کی خلق کی ابتدا سے تو یہ حکمت کا نقیض ہے اور اس کے مخالف ہے یہ کیسے ہوگا
حالانکہ مقدورات اللہ تعالی کے اس حیثیت سے کہ وہ تمام اسماء کے جولانگاہ ہیں
تیرا ور جمال ہیں۔ ذات کے لحاظ سے اور اس جیسے کا اظہار حکمت اور رحمت کا عین ہے۔
اور اس پر جو شر نسبی طاری ہوتا ہے ساتھ اس کے ذاتی خیریت کے اس کی کوئی مقدار
نہیں ہے بہ نسبت اس کے جس میں کسی بھی شر اضافی کا شائبہ نہیں ہے جو اس کے اس ترک
کو واجب کرے اور یہ بھی اللہ تعالی کے جمیع اسماء اس کی بلند ذات کے لیے کمالات ہیں۔
اس کا شان بلند ہو اور ان کے کمالات ہونے کے یہ معنی ہیں کہ ان کے آثار کے صدور پہ مدح
کی جاتی ہے اس کی جس سے یہ آثار صادر ہوتے ہیں کمال اور حسن صادروں اور افعال سے
تو اس وقت ہر اسم اللہ تعالی کے افعال کے اسماء سے جو ہم نے اس کے اثر کے صدور
کو بالقوہ فرض کیا فعل کے سوا تو اس اسم کا یہ کمال نہیں ہوگا مگر کمالات منتظرہ سے سوا
فعلیت کے اور اس میں شک نہیں ہے کہ کمالات میں فعلیت کا فقدان نقص ہے جس
سے واجب تعالی کے کمالات مقدس ہیں۔ اور یہ تین وجود متباین ہیں اور دوسری عبارت
سے ایک معنی کے حکم میں نہیں ہیں۔ جیسا کہ فطین فکر کرنے والے پر مخفی نہیں ہے۔ پس واضح
ہو گیا کہ باری تعالی کے افعال سب کے سب قدیم ہیں۔ اور ان کے اس کا پیدا کرنا غیر متناہیہ
عوالم کا ہوا ہے ازل اور ابد میں اس پر یہ براہین قطعی عقلی قائم ہوئے ہیں جو منتقض نہیں ہوتے
اللہ تعالی کی حمد سے کسی عقلی اور شرعی محال سے جس کا مفصلاً ذکر پہلے گزر چکا ہے اور یہ
براہین اس کے لیے صلاحیت رکھتے ہیں۔ دلیل کے طور پر جو ائمہ شرع سے کہتا ہے تکوین صفت
کے قدم کا اور اس کو سات صفات پر زائد مانتا ہے اور اللہ پاک ہے جو کچھ حق ہے اس کے پاس
اس کو زیادہ جاننے والا ہے اس کا شان بلند ہے اور اس کا سلطان اور برہان غالب ہے۔

فصل

شیخ مقتول امام الاشراق (شہاب الدین) اللہ اس پر رحمت کرے اور اس کے ساتھ ہم کو نفع دے۔ ہیاکل النور کتاب میں کہا ہے اللہ تعالیٰ کے فصل کے ازلیت کے فصل میں اور وہ معنی ہے جس سے حکماء تعبیر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے جود سے معطل نہیں ہے جس طرح اس کے ساتھ علامہ دوانی نے اپنی شرح میں تصریح کی ہے۔ اور وہ معنی جس سے متکلم ماتریدی امام ابوحنیفہ کے اتباع میں سے اس کے اصول میں صفت تکوین کے قدم سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور جب اول تعالیٰ اپنے ماسوا کے لیے موجب ہے علامہ نے کہا اے اپنے ماسوا کے لیے علت مستلزمہ ہے ترتیب پر جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اس سے مراد اختیار کی نفی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ارادہ قدیم ہے جس کا تعلق مراد قدیم ہے

، یہ ارادہ اس پر بالذات قدیم ہے زمان سے نہیں پھر اگر

ہمارے افعال ہمارے ارادے سے تخلف اور پیچھے ہوئے تو یہ اس لیے نہیں ہے کہ ارادہ اس حیثیت سے کہ ارادہ ہے اس کا تقاضا کرتا ہے بلکہ یہ اس لیے ہے کہ اس میں اس کے علت مستلزمہ میں نقصان ہے۔ پھر اگر ہمارا ارادہ معلول کے وجود میں کافی ہو تو معلول اس سے اصلاً متخلف نہ ہوگا۔ اور مرجح دائم ہے بوجہ وجوب وجود اس کے پھر ترجیح بھی دائم ہوگی پورا ہوا اس کا کہنا اور یہ جیسا کہ تو نے دیکھا ہے اس میں کوئی چیز نہیں ہے جو علماء شریعت کے لکھے ہوئے اصولوں کے مخالف ہو اور ان میں سے اور ان میں سے افضل صوفیائے کرام ہیں۔ بس یہ وہ ہیں جس کو کہا امام الاشراق نے اس پر جو اس کی شرح کی علامہ محقق نے یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ کے مذہب کے لیے دلیل ہو سکتا ہے صفت تکوین اور اس کے قدم کے اثبات میں۔

پھر اگر تو کہے کہ یہ دلیل اور براہین جن کو تو نے ذکر کیا یہ اللہ تعالیٰ کے فعل کے دوام اور اس کی ازلیت پر دلالت کرتے ہیں۔ اس میں اس کا لحاظ نہیں کیا جاتا کہ مسلک سابق میں عوالم غیر متناہیہ کا وجود ازل سے ابد تک داخل ہوتا ہے اور وہ جو اس کا ذکر گزرا ان کے خلق متجدد اس کے خلق متجدد کی کیفیت اور ان کی عمریں اور بعض کا فناء اور بعض دوسرے کا

بظاہر کیوں جائز نہیں ہے کہ کفایت کرے۔ ازلیت فعل کی مؤنت ایک فرد ازلی یا دو فردوں کو اس ایک عالم کے افرادیں سے۔

علامہ دوانی نے ہیاکل النور کے پچھلے قول کے شرح میں کہا ہے: اور جب زمانہ موجود تھا اور یہ ظاہر ہوا ہے کہ زمانہ مسبوق بالعدم نہیں تھا۔ کیونکہ اس کے عدم کا تقدم اس کے وجود پر نہیں ہوتا مگر زمان سے تو اس کے عدم سے وجود پر لازم آئے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فعل کی ازلیت فی الجملہ لازم آئے گی پھر جب یہ ثابت ہوا کہ زمان حرکت کے لیے مقدار ہے تو ایک جسم متحرک کی ازلیت لازم آئے گی۔ یہ ہے ان کے کلام کی تحریر۔ اھ۔

اس سے علامہ کا ارادہ ہے کہ تحقیق فعل کی ازلیت میں ضروری ہے۔ ایک ممکن قدیم فی الجملہ کا ہونا اور وہ زمان جسم متحرک اور حرکت ہے اور جب تو نے اس مؤنت کو برداشت کیا اس سے جس کو حکماء نے ذکر کیا ہے۔ ممکنات قدیمہ فی الجملہ سے تو اللہ تعالیٰ کے فعل کی ازلیت جس کو ثابت کرتی ہے وہی کسی فضول کو ثابت نہیں کرتی جس کو تو لے آئے۔

ہم کہیں گے ہمارے براہین حق تعالیٰ کے فعل کی ازلیت پر قائم ہیں۔ اور ہم سے ملزم ممکن کے قدم کا محال ہونا ہے متکلمین کے رائی پر پھر انھوں نے مؤنت کی کفایت کے لیے جو ذکر کیا ہے وہ باطل ہے۔ ہمارے ملتزم پر باطل ہے انھوں نے اس کی استقامت کا زعم کیا ہے تو ازلیت حدوث کے ساتھ اس کے مؤنت کفایت نہیں کرتی مگر اس کو جس کو ہم نے اس مسلک میں ذکر کیا ہے۔

پھر اگر تو کہے اگر تو قصد کرتا ہے فعل کی ازلیت ساتھ حدوث مخلوقات کے تو تجھے اس کی مؤنت میں وہ کافی ہے جس کو عارفین نے ذکر کیا ہے اس ایک جہان کے افرادیں سے ہر فرد کا تجدد انفاس کے ساتھ تو ہر آن میں ہر شئے گم ہو جاتی ہے اور اس کے عدم کے عین آن میں اس جیسا مثل موجود ہوتا ہے اور یہ آنے والا تجدد بدایت اور نہایت کے سوا ہے اور میں نے اس مسئلہ میں ایک رسالہ وضع کیا ہے جس کا نام رکھا ہے "ترصیص الاساس فی مسئلۃ التکوین مع الانفاس" اور اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں نے ایک عقلی برہان قائم کیا ہے جس نے اس رسالہ کو حق خالص کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے

تو اس عالم کے سوا اثبات عوالم غیر متناہیہ کا اور امثال متجددہ اس میں فصول ہیں جن کو یہ براہین ثابت نہیں کرتے۔

ہم کہیں گے کہ ان دو پچھلے سوالوں کے جواب کی تحقیق یہ ہے کہ عوالم غیر متناہیہ کا اثبات بعض اس کے جس کے اوصاف ہم نے ذکر کیے یہ وہ ہیں جن کا تو نے فضول رکھا ہے اے معترض! اس سے جن کا ثبوت ضرورت براہین کی تقاضا کرتا ہے تو ان کو منسوب کرتا ان براہین کی طرف اور اس کے مدلول کو اس پر حمل کرتا ہے اس لیے کہ ہم نے اس کی طرف ارشاد کیا ہے اس کو جس کا ہم نے دلیل نقل کا نام دیا ہے ایسے معنی سے جو کلام عارفین کو شامل ہے اس سے جس کو تائید کرتا ہے وہ جس کا نقل بعض حکماء اسلام سے گذرا۔

عوالم غیر متناہیہ کا اثبات ابد کی طرف۔

اور ہمارے لیے حق سبحانہ کی مدد سے یہ ہے کہ ہم اس پر مجرد عقل سے برہان پیش کریں کہ خلق مقدور ممکن قدرت غیر متناہیہ الٰہیہ کی حیثیت سے غیر متناہی ہے عدد، جنس نوع، صنف اور شخص کے لحاظ سے اور تحقیق قاضی بیضادی نے غور سے نظر فرمائی ہے جیسا کہ انھوں نے اپنی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے قول "سبحان الذی بیدہ الملکوت کل شیٔ" کے ماتحت لکھا ہے۔ تحقیق ہر شے اجناس غیر متناہیہ ہیں یا جیسا کہ انھوں نے کہا اور یہ اجناس میں منحصر نہیں ہے بلکہ جمیع مراتب کو عام ہے۔ جیسا کہ ہم نے اس کو کہا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ اسماء الٰہیہ اجناس میں منحصر نہیں ہے بلکہ جمیع مراتب کو عام ہیں جیسا کہ ہم کہا اور یہ اس لیے کہ اسماء الٰہیہ منحصر نہیں ہیں ان کے مقتضیات ان کے آثار میں اس لیے کہ ان کے کمالات منحصر نہیں ہیں پھر وہ جس طرح تقاضا کرتا ہے ان کے آثار کے اشخاص کے لاتناہی کو اسی طرح اس کے اجناس، انواع اور اصناف کے لاتناہی کو پھر اگر ہم نے فرض کیا جود ازلی ابدی دائم کو منحصر فیض شخصی غیر متناہی کو جیسا کہ زمان، حرکت، جسم متحرک جیسا کہ سوال کا مقتضا ہے یا ایسے نوع کے فیض میں منحصر جس کے افراد غیر متناہی ہیں۔ جیسے امثال متجددہ اس عالم کے افراد میں سے جیسا کہ دوسرے سوال کا مقتضا تھا کیونکہ تجدد امثال اشخاص متجددہ کے اختلاف کو واجب کرتا ہے۔

ان کے انواع کے اختلاف کو نہیں تب اعلیٰ کا وجود تملک کے مقدار کے مطابق ہوگا اور یہ دو تجلوں میں سے ایک ہے جو جود اور غیر مطلق پر جائز نہیں ہے کیونکہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو اس کا لائق خلق دیا ہے جیساکہ اس کی حکمت بالغہ نے تقاضا کی تھی اور اس شے کے استعداد مطابق اور عطا کا حصر کیا اس میں جس کو حکمت اور استعداد تقاضا کرتا ہے اور وہ اس پر اس سے زائد جود کو واجب نہیں کرتا لیکن اس کے جود پر یہ واجب ہے کہ کل خیرات کا فیضان کرے ان کے نہ فنا ہوتے پران تمام چیزوں پر جو ان خیرات کے مستحق ہیں۔ اور ان کے دونوں ہاتھوں پر جو وسیع ہیں بارش کرنے والے ہیں۔ رات کے بطون اور دن کے ظہور میں جائز نہیں ہے کہ کسی شئے پر اپنے خزانے سے قبض کریں پھر عوالم غیر متناہیہ کے ایجاد کا تقاضا کرتا ہے۔
ان کے اشخاص، انواع اور اصناف اور ان کے اجناس ازلیہ اس کے فعل اور سرمدیت کے افاضے کو جیساکہ اس مسلک کا ملتزم ہے پس تحقیق اس سے اور پہلے جو گذرا اس سے واضح ہوا کہ فعل ازلی الٰہی اور جود سرمدی اور فیض دائم نے پیدا کیا لا بدایۃ ازل سے لانہایت ابد تک مخلوقات غیر متناہیہ کے مختلف سلسلوں کو اور یہ سلسلے اجناس کے اور سلسلے انواع کے اور سلسلے اصناف کے اور سلسلے اشخاص کے ہیں اور یہاں سلاسل سے ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ ان کا وجود مرتب اور مجتمع ہے کیونکہ یہ سابق تحقیق کے خلاف ہے بلکہ سلاسل سے مراد یہ ہے کہ یہ معدودات غیر متناہیہ کے سلسلے ہیں اس معنی سے کہ جب ان مراتب میں سے ہر مرتبہ فرض کیا جائے سلسلہ تعداد کے لیے تو ان پر حصر اور شمار کا آنا ممتنع ہو اور یہ بھی واضح ہوا کہ یہ ایجاد صرف افاضہ وجود مستمر باقی سے ہوتا ہے ہمارے ہاں ہمارے مدارک میں جب اللہ تعالیٰ چاہے کہ اس پر عدم طاری باقی رہے اسی طرح ہمارے ہاں اور ہمارے مدارک میں اور ہمیں چاہیئے کہ ہم اس بقاء مستمر کا نام ان اہل عوالم پر ہماری نظر سے بقاء لبسی نام رکھیں اور یہ نام اللہ جل ذکرہ کے اس قول سے ماخوذ ہے "بل ھم فی لبس من خلق جدید" بلکہ وہ خلق جدید کے نئے لباس میں ہیں۔ کیونکہ ہر شخص سلسلۂ غیر متناہیہ کے اشخاص میں فی نفسہ ایک غیر متناہی سلسلہ ہے ازل اور ابد میں بحیثیت تکوین مع الانفاس کے ساتھ تجدد امثال کے باری باری پر تجلی ظہور اور بطون سے یہ باری باری آنا آنی

ہے (تو آن میں ہوتا ہے) اور وہ مورث ہوتا ہے عدم اول کے بعد موجود جدید کے سرعت کے ساتھ لوٹنے کے لیے اس پر کہ اس نے التباس پیدا کیا ہے معدوم کے بقا اور اس پر عدم کے طاری ہونے میں زمانے کی ایک مدت کے بعد وقت ظہور ادراک اس کے ہمارے لیے تو پھر ہوگا ان عوالم کا مقدرہ مدتوں تک بعضوں کے لیے اور بقاء ابدی دوسرے بعض کے لیے، بقا نسبی پس تحقیق تجدد امثال جمیع عوالم فانیہ اور باقیہ کو احاطہ کرتا ہے سوا عالم اعیان کے کیونکہ اعیان معلومات الہیہ ہیں وہ عدم کے طریان سے مقدس ہیں۔ اگرچہ وہ عدم خفا کے معنی میں ہو۔ اللہ اس سے بلند ہے بڑا بلند اور جس نے ہماری اس تحقیق پر لاتناہی کے سلسلوں کو دیکھا ہے تو وہ موجودات غیر متناہیہ سے ہر سلسلہ کو اشخاص پر مشتمل پائے گا جن کا ہر شخص سلسلہ غیر متناہیہ ہے تجدد انفاسی کے لحاظ سے تو سلسلے غیر متناہیہ آتے ہیں اشخاص کے مقدار پر اور اشخاص غیر متناہیہ ہیں تو اشخاص کے سلسلے فقط ان میں اجناس، انواع اور اصناف کے سلسلوں داخل نہ کیا جائے غیر متناہیہ کی طرح ہیں اور وہ سلسلے بھی اپنی ذات کے لحاظ سے سوا نظر کرتے لاتناہی اس کے جس کے طرف یہ سلسلے منسوب کیے گئے ہیں نفس حقائق اجناس انواع سے غیر متناہیہ ہیں۔ ازل اور ابد میں، پھر اکائی ہے اللہ کے لیے جس طرح اس نے اپنے نفس کی پاکائی کی ہے۔ اس قول سے سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا اے پاکائی ہے تیرے لیے اس سے جس کے ساتھ ہم نے تیرا علم عطا کیا ہے مراتب تنزیہ سے کیونکہ ہمارے لیے علم نہیں ہے سوا علم سکھائے ہوئے اور علم سکھایا ہوا حادث ہے اور قدیم سبحانہ منزہ ہے اس سے کہ اس کو حادث سے ادراک کیا جائے۔ تحقیق تو ہی جاننے والا ہے اس کو جس پر وہ شی ہے تنزیہ کا امر تیری ذات سے لائق ہے اور تیری صفات اور تیرے اسماء اور حکم ہے ہر تنزیہ کی تعلیم میں اس کے لیے جس کا استعداد اس کے مناسب ہے اور مخلوقات کے یہ سلسلے ازلی اور ابدی ایک قطرہ ہے جو ظاہر ہوا ہے وسعت اسمائیہ سے جو وہ حلیہ ہے سعت صفاتیہ کا جو یہ حلیہ ہے سعت ذاتیہ کا بس تو عبادت کر اس سعت کا مبہوت، متحیر دائما پریشان ہو کر اور اللہ ہدایت کرنے والا ہے۔

فصل :

تکوین مع الانفاس جس طرح اس کے عارف قائل ہوئے ہیں اس کے اوائل حکماء قدیم بھی قائل ہوئے ہیں ۔ اور تحقیق اس کے برہان کی ہم نے تاسیس کی ہے اپنے رسالے میں جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۔ اس سے پہلے تو تکوین مع الانفاس پر ہر ایمان لانے والا جب اس کے ساتھ بعض موجودات کے قدم کا قائل ہوگا جس طرح ارواح مطلقا یا کاملین کے ارواح جس طرح کہا ہے اس کے ساتھ بعض عارفین نے یا عقل صادر اول کے قدم کا قائل ہوگا ۔ جس طرح کہا ہے اس کے ساتھ حکماء نے اس معنی سے جو انہوں نے کہا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فعل کی ازلیت کا قائل ہے اور اس کے فیض دائم سرمدی کا تو تکوین اس کے اس صفت قدیمہ ازلیہ سات صفات پر زائدہ ہوگی اس کا ذات باری تعالیٰ سے انفکاک ممتنع ہوگا جس طرح ساتوں صفات کا ہوتا ہے جیسا کہ اس کا قائل ہوا ہے ۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ تو تکوین مع الانفاس کا بیان کھڑا ہوگا ۔ امام ابوحنیفہ رح کے لیے بھی قدم تکوین پہ برہان اگر وہ بعض موجودات کے قدم کے قائل ہوتے ۔ لیکن اس کے قائل نہیں ہیں ۔ اور نہ ہر متکلم علماء شریعت میں سے تو ہم نے (امام ابوحنیفہ رض) کے لیے کوشش کی اور اس مسلک کی تحریر کی اللہ کی مدد سے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد سے برہان قائم ہوگیا اس پر جس کی طرف وہ گئے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فعل اور خلق کے ازلیت کے امکان کا ظہور ہے ساتھ حدوث مخلوقات کے اس سے ہماری اس وضع کے ساتھ تیرے لیے تمام کے کنارے پر اللہ بڑے فضل والے اور بڑی نعمت والے کے حمد کے ساتھ جس طرح مخفی نہیں ہے ذکی پر جو کہ دقائق کلام کا احاطہ کرنے والا ہے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا " لبیک اللھم لبیک وسعدیک " ہم نے اس کی تحقیق میں بسط کیا ہے اپنی کتاب " انوار الوجد " میں اس کا اجمال یہ ہے کہ البابین یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں ہر دو آنوں میں اپنی طاقت ذاتیہ سے اور اپنے سجود آناتی سے اس طرح کہ ہمارا ظہور اس سے ہے اور ہمارا بطون اس میں ہے اور دوسری طرح ہمارا عدم اور وجود اور اپنے نفس اور نفس کو پھر پایا کائی ہے اس ذات کے لیے جو

لیے اس کا ادراک اسی طرح مقدور ہے اور باطن میں حقیقت کے لحاظ سے حادث ہے۔
جس میں ہم کمال احساس کی قدرت نہیں رکھتے کیونکہ وجود اور عدم میں جو توارد اور تعاقب ہوتا ہے
وہ نہایت سریع ہوتا ہے۔ پس عالم حدوث اور قدم میں ایک ساتھ مستمر ہے اور اسی کی طرف
اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے اس کہنے کا۔ (ترجمہ) "اور تو پہاڑوں کو ساکن دیکھتا ہے حالانکہ وہ
بادلوں کی طرح چلتے رہتے ہیں" اور یہ قدم عالم اور اس کے حدوث کے درمیان جمع کی ایک وجہ
ہے اور یہ اجل واحسن ہے اور اقرب ہے اس سے جس کی طرف شیخ اکبر نے فتوحات میں اشارہ
کیا ہے اس طرح کہ عالم قدیم ہے اپنے وجود علمی کے لحاظ سے اور حادث ہے وجود عملی کے لحاظ
سے کیونکہ کلام قدم اور حدوث میں ہے بحیثیت اس کے موجود ہونے کے خارج میں اور اس کی
طرف جلد اشارہ آئے گا۔ جمع کی طرف دوسری وجہ سے جو کہ اس مسلک پر مبنی ہے جس کے
اثبات کے ہم درپے ہیں۔

فصل

یہ عوالم غیر متناہیہ اپنے جمیع مراتب میں مرتبہ جلیہ سے اور اس سے جو متصل ہے مرتبہ جو کہ
مشتمل ہے غیر متناہیہ سلسلوں پر عدد کے لحاظ جیسا کہ اس کا بیان گزرا۔ یہ سب سلسلے پانچ
حضرات سے باہر نہیں نکلتے۔ جن کی شرح کے درپے ہوا ہے فرقہ ناجیہ اللہ اور ان کے اسرار
سے ہم کو مقدس کرے پھر ہو بعض ان سلاسل غیر متناہیہ کا حضرات ارواح میں اور
بعض ان کا حضرہ مثال میں اور بعض ان کا حضرت شہادت میں اور یہ قطعی ہے کہ یہ سب سلسلے
وجود میں مجتمع ہیں غیر مرتبہ ہیں، ان میں عدم کا طاری ہونا اور عارض ہونا دونوں حضرتوں
میں جائز نہیں ہے۔ حضرت تعین اول اور حضرت ارتسام علمی اور یہ فطرت مخصوص ہیں ان عوالم
غیر متناہیہ کے ساتھ ان کے عدد کے لحاظ سے غیر منقطعہ سلسلوں میں بحیثیت ان کے وجود
کے دو حضرتوں میں کیونکہ علم کا اجمال اور اس کی تفصیل منزہ ہے اس سے کہ ان نعوت کو
زائل کرے جس طرح مخفی نہیں ہے اور ان عوالم کا خارج نہ ہونا پانچ حضرات سے اس لیے
کہ ہر حضرت اپنی ذات میں جنس عالی ہے جس کے ماتحت اجناس غیر متناہیہ آجاتی ہے۔

چھینتا ہے ہم سے ہماری انیات کو ایک آن میں اور پھر لوٹا دیتا ہے اس کی مثل اسی آن میں بعینہٖ اس حیثیت سے کہ جس سے یہ چھینا جارہا ہے وہ خود قادر نہیں ہے کہ اس کے چھینے اور لوٹنے کا ادراک کرے تو تحقیق ہمارے نفسوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کے افعال حائل ہو گئے اور اقرب ہماری انیات سے ہماری انیات کی طرف جس طرح اس کی ذات اور اس کے صفات ہماری انیات کے آگے حائل ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ حائل ہوتا ہے شخص اور اس کے دل کے درمیان اور قلب انیت کا نفس ہے اس (ہستی) کے قول سے جو اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ معرفت رکھنے والا ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مناجات میں : تو ہمارے نفوس کے آگے حائل ہوا اور تو نے ہماری نواحی کو پکڑا اے تو نے اپنی ذات سے حائل ہوا ہماری ذات کے آگے اور یہ ہے سر قیومیت کا اور ظہور حق کا اعیان کے رنگ سے اور تو حائل ہوا صفت اور فعل کے لحاظ سے اور یہ راز تملک ملکوت کل شئی کا جس کو اخذ النواصی سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا فسبحان الذی بیدہ الملکوت کل شئی پاک ہے وہ ذات جس کے ہاتھ میں ہے حکومت ہر شی کی پس تحقیق ظاہر ہوا کہ افعال کی صفات، حقیقی صفات ہیں کیونکہ ان کا احاطہ ہوتا ہے ذوات الآثار کو اس میں جو ان کی ذوات کے آگے ہے اور زیادہ قریب اس کی طرف ذات اور تمام حقیقی صفات کا احاطہ ہے پس نہیں ہے معنی ان افعال کے لیے مجازی نسبتوں کا حادث ہو حدوث اکوان سے اللہ اس سے بلند ہے بڑا۔

فصل :

تحقیق ظاہر ہوا مباحث تکوین مع الانفاس سے کہ تحقیق اقدمین حکماء جو اس کے قائل ہیں مگر ان سے عالم کے بعض اجزا کے قدم کا قول ثابت ہو جائے جیسا کہ بعض عارفوں سے ارواح کمل کے قدم کا قول ثابت ہوا ہے تو وہ قدم اور بقاء لمبی کے لحاظ سے ہے ساتھ اعتقاد وجود اور عدم کے طریان کا اس پر ہر آن میں تو پھر ان کے ہاں عالم میں سے قدیم ہونا، اسی طرح بعض عارفوں کے ہاں قدیم ہونا رویت کے لحاظ سے (حقیقت کے لحاظ سے نہیں ہے) اور ہمارے ہاں اس کے وجود کے استمرار کے لحاظ سے ہے جو کہ ظاہر میں ہمیں اسطرح محسوس ہوتا ہے اور ہمارے

لیکن حضرت معلومات الٰہیہ پھر ان کے اجناس کا اس طرح ہونا اس کا امر مخفی نہیں ہے ۔
اور لیکن حضرت ارواح اور مثل اس لیے کہ اس کی دلیل حضرت شہادۃ میں گذر چکی ہے
بلکہ مطلقاً ان تینوں حضراتوں میں اور وجود تخالف کا جو کہ لازم ہے مقدار اجناس سے اور
عالم ارواح میں اس کا محال نہ ہونا اس کے لیے شاہد ہے ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہنا
کہ ارواح لشکر ہیں مجتمع الحدیث ۔ پس تحقیق معلوم ہوا کہ اس سے کہ ہمارے مشائخ کا اللہ
ان کے اسرار سے ہمیں پاک کیا ان حضرات کو حضرات کلیہ نام رکھنا اس سے مراد کلیۃ جنیت
قریب والی نہیں ہے تاکہ اس کے ماتحت انواع حقیقیہ بانوع قریب داخل نہ ہو تاکہ اس کے
نیچے نہ ہو سوا اصناف اور افراد کے بلکہ جنس عالی والی کلیت ہے جو کہ مستوعب ہے اس
کے نیچے غیر متناہیہ سلسلے اجناس غیر متناہیہ کے آجاتے ہیں ۔ ازل اور ابد میں اسی طرح اجناس
غیر متناہیہ جو کہ داخل ہیں اس حضرت کے نیچے میں سے ہر جنس کے نیچے اسی طرح انواع
آجاتے ہیں اور ہر نوع کے نیچے ان میں سے اوصاف ہوتے ہیں اور ہر صنف کے نیچے افراد
ہیں ، اسی طرح اور اس احاطہ اور جنسیت سے وجود پانچ حضرات کلیہ میں منحصر ہوتا ہے ۔ یہاں
کلیت سے وہ معنی مراد نہ ہوگا جو کہ افہام کی طرف متبادر ہے پھر ان کا کہنا کہ حضرات جزئیہ
کی کوئی انتہا نہیں ہے ان جزئیات سے مراد وہ ہیں جو اس جنس عالیہ کے ماتحت داخل ہیں اپنے
اجناس غیر متناہیہ کے سلسلوں سے اور انواع کے سلسلوں اور اصناف کے اور افراد کے اس
طرح ہیں وصف لاتناہی سے اس کو سمجھ ۔

لیکن عموم وجود ان سلسلوں کا جمیع حضرات میں اور ان کا منحصر نہ ہونا بعض میں
تاکہ ہم نے کہا کہ چاہیے کہ ہو بعض ان سلسلوں کا حضرت ارواح میں اور بعض ان کا حضرت مثل میں اور بعض ان کا حضرت شہادت
میں یہ اس لیے ہے کہ جیسا تو نے معلوم کیا کہ حضرت ایک بڑا حصہ ہے وجود کا تاکہ پانچ حصے تمام
تمام وجود کو مستوعب لیتے ہیں ۔ پھر اسماء مسلطہ حضرت کے ہیکل
پر وصف لاتناہی سے اس کے شیونات کلیہ میں اور وہ چیز جو اس کے ماتحت داخل ہے ۔
یہ سب ان مراتب میں سے ہیں جو معدہوتے ہیں اس کے تحت میں جزئی کو اگرچہ وہ جزئی اپنے
نفس میں کلی ہو (یہ سلسلہ جاری رہے گا) یہاں تک کہ جزئی حقیقی تک پہنچے گا اس حیثیت

سے دے گا اور اضافہ کرے گا۔ اُس حضرت کے موجودات میں ان سب سلسلوں غیر متناہیہ کو جنس عالی میں شخصیت سافلہ تک پس تحقیق ہر کلی مراتب اسماء فعالہ میں سے جو دکرتی ہے مراتب موجودات میں سے اس کو جو اس کے محاذی ہے جمعیت میں نزول کرنے والی ہے درجہ بدرجہ جزئیت حقیقیہ کی طرف ۔

فصل

فعل ازلی اور قدیم تکوین اس کا موطن اور جلوہ گاہ ان پانچ حضرات میں سے نہیں ہے ۔ مگر ان تین حضرت میں سے : الروحیہ ، مثالیتہ اور شہادیہ کیونکہ یہ وہ ہیں ۔ جو منسوب ہوتے ہیں حدوث کی طرف سوا دو پہلے حضرتوں کے جو کہ قدم کی طرف منسوب ہیں کیونکہ یہ دونوں ان کے اندر فعل اور تاثیر سے منزہ ہیں ، یہ فعل اور تاثیر لازم کرنے والا ہے ان دو حضرتوں کے اتصاف کا انفعال اور تاثر کے ساتھ اور یہ دونوں حدوث کے لیے لازم ہیں اور یہ اس لیے کہ تکوین ازلی وصف قدیم ہے اس کے نہ منقطع ہونے میں ازل اور ابد میں عبارت ہے فعل اور تاثیر سے اس معنی میں کہ یہ لیس مطلق سے ایس کی طرف ابداع ہے جعل رکسب کی قسم سے جو کہ شئی کے عدم اور وجود کے درمیان متوسط ہے اس طرح کہ اس کے معدوم کے لیے فاعل کیا جائے اور معدوم اس معنی سے ہو کہ اس کا وجود باطن اور مخفی ہو اس کو موجود کیا جائے ۔ یعنی اس کے وجود کو ظاہر کیا جائے اس کے بعد کہ وہ چھپا ہوا تھا کیونکہ ہماری معرفت کی حقیقت میں جو از عدم کا وجود ہونا اور نہ ہی وجود کا عدم ہونا اور تکوین نہیں ہے جعل سے عبارت استبداع اور کرنے کے معنی میں ذات فاعل کے لیے جو وہ جعل بسیط ہے حدوث کی علامات سے منزہ ہے مستعمل ہے اس میں جو عدم زمانی کی آلائش سے منزہ ہے آثار بعض اسماء الٰہیہ سے جیسے کامل لوگوں کے ارواح مثلاً بعض عارفین کے ہاں وہ اعیان ثابتہ کی طرح ہیں اور عالم ارتسام کی طرح سب کے ہاں ۔ پس ارواح ، مثل اور شہادت کے سلسلے وجود اور عدم میں ان کے لوٹنے پر ازل اور ابد میں غیر منقطع ہیں ساتھ حادث ہونے پر جملہ کے ان میں سے حدوث زمانی جیسا کہ تو نے معلوم کیا اس مسلک کی تحریر سے کئی بار ۔

اہم تنبیہ

اس فصل کے آخر سے ظاہر ہوا ہے کہ حدوث عبارت ہے۔ بطون کے بعد جواز ظہور سے اور جواز بطون کا بعد ظہور کے اور قدم عبارت ہے وجوب دوام ظہور کا اور محال ہونا بطون کا اول اور آخر میں اور فرق قدیم اور ازلی میں یہ ہے کہ قدیم کے وجود کے لیے اول نہیں ہے اور ازلی وہ ہے کہ جس کے لیے اول نہیں ہے ماہر صنعت پر یہ فرق مخفی نہیں ہے۔

فصل

یہ جو تحقیق ہوئی ہے کہ عوالم غیر متناہیہ ازلیہ ابدیہ کے سلسلے پانچ مشہور حضرات سے جو کہ وجود کلی کے تنزلات سے مشہور ہیں یہ بات واضح ہوئی کہ پہلا تعین اور وہ حقیقت قدسیہ محمدیہ ہے اس کے صاحب پر رحمتیں تسلیمات اور تحیت ہو اور اس کے آل پر جو کہ مخلوق میں سے بہتر ہیں اس حقیقت محمدی میں عوالم ازلی اور ابدی کے یہ سب غیر متناہیہ سلسلے داخل ہوتے ہیں تب اس حقیقت کو جمیع عوالم کی تفصیل کا اجمال کہا جائے گا۔ اور اس کا لف و نشر اور اس کے بندش کی کشائش صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

پس اس جمعیت کا مالک اور اس کے ساتھ متحقق اور رقادر صعود سے ان کی طرف لو ہبوط سے ان کے تفرقہ کی طرف اور تفصیل کی طرف جمیع موجودات ان عوالم غیر متناہیہ کے ازل اور ابد میں وہ ایک موجود شخص ہے ایک عالم سے جو ہمارا یہ عالم ہے جس کی نسبت ان عوالم سے نہیں ہے۔ نسبت سرسوں کے ایک دانے کی ایک سو دانے سرسوں سے آسمانوں اور زمین کا عرض ہزاروں ہزار بار لیا جائے اس میں نسبت عددی کی حفاظت کے لیے نفس الامر میں سوا اس کے جس میں ہم ہیں۔ اور وہ شخص ایک مولد سے اس عالم کے تینوں موالید میں سے اور وہ نہیں ہے۔ مگر اقدس عنصر انسان کامل کی حقیقت سے جس کا نام محمد ہے جس سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چھٹے تنزل اور چھٹے حضرت سے اس پر بہتر رحمتیں ہوں اور اشرف تسلیمات

الولی حیدر آباد
اور اس کے آل پر پھر جمعیت کے یہ سب سلسلے جس طرح ان کی تفصیلات میں سے تیرے پاس احادیث گزری وہ اپنے جمیع مذکورہ مراتب میں تمثل پکڑتا ہے تمثل تفصیل اس شخص مقدس کے تعقل میں یہ تمثل واجب کرتا ہے، اس کے عقل قدسی کو عین ان سلاسل کا اور عوالم کا ان کے تفصیلی مراتب میں کیوں کہ امر شروع نہ ہوا مگر اس سے بحیثیت ہونے اس کے تعین اول اور اس کی طرف بحیثیت جمعیت اس امر کے تنزل شخص انسانی میں تو شروع میں اس کا نام عقل اول ہے اور نہایت میں تعین اخیر کمال میں اور عقل مستفاد تمثال میں۔ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فصل

جب تو تامل کرے گا ان عوامل غیر متناہیہ کے اندراج میں ساتھ ان کے غیر متناہیہ سلسلوں کے فرد واحد میں ایک عالم سے جملہ عوالم غیر متناہیہ سے اور تو اس پر ایمان لایا اور اذعان کیا اولی طریقہ سے نہ محال ہونے آسمانوں اور زمینوں کے تداخل کو سرسوں کے ایک دانے میں سوا زیادتی حجم کے، پس تحقیق قیاس کرنا متناہی کا غیر متناہی پر ہوتا ہے دلالت کے باب اور اولی سے

فصل

تیرے لیے کیا آسان ہے کہ تو ایمان لائے ان عوالم غیر متناہیہ کے اندراج کا انسان کامل میں اور ان سب کا تمثل اپنی تفصیلات کے ساتھ جب تو خیال میں لائے اس کو جس کو ہم نے تحریر کیا ہے۔ تیرے لیے غیر متناہیہ سلسلوں سے جو ازلی ابدی ہیں، تخیل صحیح کے ساتھ اور تو نے اس کو اپنے خیال میں نقش کیا نقش کرنا قوی جو تیری قوت خیالیہ کے احاطے کے لیے لائق ہو اس کے لیے۔ پھر یہ تیرے لیے ہے اگرچہ ہو ایسے مرتبے میں جو اس کے تخیل کی قدرت رکھتا ہے۔ ان کی تفصیلوں میں اور ان کے غیر متناہی عرض میں تیری انسانی خصوصیت کے ساتھ جو کہ وسعت رکھتی ہے جمعیت الٰہیہ کے لیے اور یہ احسن لیے ہے کہ تو ایمان لائے عقل سے جو کہ مستفاد ہے حجاب کے غیب کے ساتھ اس کے ذوق سے۔

فصل :

تحقیق ظاہر ہوا اس جمعیت محمدیہ سے اس کے صاحب پر صلوات اور تسلیمات اور تحیت ہو اور اس کی آل پر کہ تحقیق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان عوالم میں سے ہر عالم کے لیے فیض کا مبداء ہے اور تحقیق ہر نبی ہر عالم میں ہے جس طرح محققین کے ہاں ثابت ہوا ہے ، ضرورت وجود نبی کی ہر نوع میں موجودات کے انواع میں وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ظہورات میں سے ایک ظہور ہے یہ وہ ہے جس سے فراغت پائی گئی ہے لیکن وہ چیز جس کی معرفت اور علم یہاں واجب ہے وہ ہے جس پر ہم ایمان لاتے ہیں کہ ہر عالم عوالم میں مذکورہ سلسلوں پر موجود ہوتا ہے بعد ظہور اس جمعیت کے عنصر اقدس میں اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری بعثت ان عوالم کے عدم انقطاع میں لانہایت آباد تک ہے ۔ پس آپ کی نبوت آپ کے لیے حتمی ہے اور ختم کی ہوئی ہے ان پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ پھر تعریف کرنا حق کا ان عوالم کے لیے ان کے ادراکات کے مطابق اور احکام کی تشریح جس طرح ان کی خلق تقاضا کرتی ہے یہ صرف نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے یا آپ کے ظہور کے ساتھ ہر عالم میں آپ کے شخص اقدس کے ساتھ جس طرح آپ بھیجے گئے ہیں ۔ ملائکہ ، جن ، حیوانات ، درخت اور پتھروں کی طرف اس عالم میں اپنے شخص انسانی قدس کے ساتھ اور اس نے اس کی اقتضاء نہیں کی کہ ان پر ظاہر ہو ایسے ظہور میں جو مرسل الیہ کے نوع کے مناسب ہو اور یا (آپ خود نہ ہوں) آپ کے خلیفہ کے بھیجنے سے اس عالم سے اس کا علم اور معرفت طریق ہے تعریف الہٰی کی اور تشریع ہے آپ کے ظہور کی اپنے شخص مبارک کے ساتھ اس خلیفہ پر جس میں یا غیبی ظہو میں اور جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ارشاد کے خلفاء ہیں اور امر کے جاننے والے جنوں میں تو جائز ہے کہ حیوانوں ، درختوں اور پتھروں میں بھی ہوں ۔ پس تحقیق مروی ہے بعض عارفین سے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک ایسے درخت کے متعلق معرفت عطا کی کہ وہ ایک بہت بڑے شہر کے جملہ درختوں کا شیخ ہے اور ان کا

مرشد اور ہادی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف پھر وہ عارف اس درخت کے پاس گئے اور اس سے پوچھا اللہ تعالیٰ اور اس کی حدیث کے متعلق اس درخت نے اس کو جواب دیا دیا اس سے کہ اس کو لقمہ بنایا اور اس کا احاطہ کیا تاکہ بے ہوش ہوکر پہلو پر گر پڑا اور چھ ماہ اس پہلو پر میت کی طرح پڑا رہا۔ پھر وہ اٹھا اور اس کو اس درخت کے متعلق سارا علم حاصل ہوگیا۔ اس پر دلالت کرتا ہے عوالم کا عموم اللہ جل ذکرہ کے قول میں "وما أرسلناك إلا رحمة للعالمين" (اے پیغمبر ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت کر کے بھیجا ہے) اور اطلاق قول اللہ تعالیٰ کا "خاتم النبيين" اس میں نبیین کو کسی ایک عالم کے ساتھ مقید نہیں کیا۔ ساتھ اس کے جو محققین کے ہاں ثابت ہوا ہے گزشتہ تحقیق سے ہر موجود میں موجودات میں سے نبوت کا ضروری ہونا تب مخلوقات حق کے جملوں میں سے ہر جملہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد موجود ہوگا ابدالآباد تک نبوت کو اس پر ختم کیا گیا ہے۔ ان جملات میں سے کسی نوع میں بھی آپ کے بعد نبی موجود نہ ہو وہ نوع ان جملات میں سے مخلوقات کے انواع میں سے کسی کا بھی فرض کیا جائے پھر اللہ کی رحمتیں اس پر ہوں، اور تسلیمات اور اس کے اہل بیت طیبین طاہرین پر اور اس نے یہ فائدہ دیا کہ محققین کا یہ کہنا کہ ہر نوع میں نبی ہوتا ہے۔ اس نوع سے اس کا مطلب خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے ہے لیکن آپ کی بعثت کے بعد وہ (نبی نہ ہوگا لیکن) آپ کا خلیفہ ہوگا ہر نوع میں موجودات میں سے اور ہم اس پر نبوت کا اطلاق نہیں کریں گے۔ کیونکہ نبوت تمام مخلوق کے سید پر ختم ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فصل:

اللہ تعالیٰ نے تیرے خیال میں ایک قدرت پیدا کی ہے اور یہ ہے اس خیال کی قدرت حادثہ جس سے عوالم اور ان کے مذکورہ غیر متناہیہ سلسلوں کو پیدا کیا جاتا ہے وہ شروع ہوتے ہیں لا بدایۃ ازل سے لانہایت ابد تک تیرے خیال میں لاتناہی کی وصف پر اس وجہ پر جو تیری متخیلہ میں آئے پس یہ قوت مخلوقہ ہمارے اندر ہم پر اس خلق کا وجود کرنے والی ہے۔

اور اس نے بخل نہیں کیا ۔ اور اس کے پاس جو تھا وہ افاضہ کیا اور اس نے اپنے پاس روکا نہیں ۔ کیا قدرت واجبہ جواز کرے گی اس فلق کے ساتھ فارج میں علم اور خیال سے جس طرح اس نے اس کے خلق کا افاضہ کیا ہے عالم عقول میں اور ہمارے تخیلات میں وہ جائز نہیں ہے جو د خالص اور خیر محض پر جس نے اپنے نفس سے یہ خبر دی ہے کہ تحقیق وہ ہر شئے پر قادر ہے ۔

فصل :

قصہ وجود ممکن کے لا اولیت کا او لا آخریت کا بحیثیت سلسلہ خلق اور تکوین کے غیر منقطع ہونے سے اور اس کے فعل کی ازلیت اسکے مسلک کی تحقیق پر اور تحریر پر قصہ قدم عالم کا زمانے کے لحاظ سے ساتھ حدوث ذاتی کے جیسا کہ وہ مبنی ہے قول بعض کاملین کا کملاء کے ارواح کے قدم سے یہ عقل میں وحشت پیدا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے عالم پر کوئی چیز واقع نہ ہوئی اور نہ عالم سے اللہ تعالیٰ پر اس میں ممکن کو واجب کے ساتھ مشارک خیال کرتا ہے ۔ اس کے وجود کی ہمیشگی میں اور اس کے ساتھ ہونا ازل آزال وجوب وجود میں حالانکہ دوسری جانب شریعت مطہرہ سے سنا گیا ہے کہ حق تعالیٰ ہر شے سے پہلے ہے اور ہر شئے کے بعد ہو گا اور وہ تھا جب کوئی شئی اس کے ساتھ نہ تھی ۔ اس حدیث سے دہشت پیدا ہوتی ہے ۔